© rasailojaraid.com

بسنت غیر اسلامی تہوار اور پتنگ بازی ایک مذموم کھیل

اداریہ

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ لیکن شروع دن سے ہی اس میں اسلامی قوانین کے نفاذ' اسلامی ثقافت کے فروغ اور اس کے تمدن کو اسلام کے رنگ میں ڈالنے کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ جس کی وجہ سے وطن عزیز کا اسلامی تصور کافی مجروح ہوا۔ اسلامی روایات کی جگہ لایعنی' غیر معیاری' غیر اخلاقی اور بے ہودہ رسم و رواج نے لے لی۔ ایسے رسم و رواج جس کا ہماری تہذیب و ثقافت کے علاوہ علاقائی تعلق بھی نہیں بلکہ یہ تمام رسم و رواج کا ہندو سماج اور تہذیب سے ہی تعلق ہے۔

بدقسمتی سے وطن عزیز میں ہندو کلچر کو فروغ دینے اور ان کی غلامی میں فخر کرنے والا ایک گروہ موجود ہے۔ جو بہت ہی منظم طریقے سے پوری قوم کو ہندوؤں کے قریب لانے اور ان کی تہذیب و ثقافت آشنا کرانے کے لئے بے دریغ روپیہ بھی صرف کر رہا ہے اور اس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہے۔ شادی بیاہ کی رسومات میں مہندی اور مایو تو معاشرے میں اپنی جڑیں بہت مضبوط کر چکی ہے۔ شادی امیر کی ہو یا غریب کی اب یہ رسم اس کا حصہ بن چکی ہے۔

لیکن اب کچھ سالوں سے بسنت جیسے غیر شرعی اور غیر اسلامی تہوار کو بڑی دھوم دھام سے متعارف کروایا جا رہا ہے اور اسے بہار کی آمد کا جشن قرار دیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر پتنگ بازی جیسا غیر معیاری' غیر معقول کھیل کھیلا جاتا ہے۔ جس پر کروڑوں روپیہ ہوا میں اڑا دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے بڑے اہتمام ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر روپے پیسے کی نمائش ہوتی ہے۔ باقاعدہ دعوت نامے دیئے جاتے ہیں اور رنگین تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں پتنگ بازی کے ساتھ ساتھ رقاصاؤں کو خصوصی دعوت دی جاتی ہے۔ بے ہودہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ریکارڈنگ پر نوجوان لڑکے اور دوشیزائیں محو رقص ہوتی ہیں۔ مخلوط محفلیں جمتی ہیں اور ہا ہو کا شور پوری رات جاری رہتا ہے۔ اسلحہ کا آزادانہ استعمال اور آتش بازی کا شور کسی کو چین نہیں لینے دیتا۔ پتنگ بازی میں دھاتی تار کا استعمال نہ صرف خطرے کا باعث بنتا ہے بلکہ اس کی وجہ سے واپڈا کو ہر سال کروڑوں کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ جس کی تفصیل اخبارات کی زینت بنتی ہے۔

بلاشبہ پاکستانی ذرائع ابلاغ اس تہوار کو خاص اہمیت دیتے ہیں اور خصوصی ایڈیشن شائع کئے جاتے ہیں اور P۔T۔V نے تو اس موقع پر بڑی بے شرمی سے خاص پروگرام منعقد کیا۔

بسنت تہوار کا جتنا اہتمام پاکستان میں ہوتا ہے۔ شاید ہندو جن کا اصل تہوار ہے وہ بھی نہ کرتے ہو۔ کیونکہ امسال بہت سے ہندو اور سکھ بھارت سے یہ تہوار منانے لاہور آئے۔

ہمیں حکومت کے رویئے پر بے حد تعجب اور حیرت ہے۔ اسلام سے گہری محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن عملی اعتبار سے منافقانہ رویہ اختیار کئے ہوتے ہیں۔ بسنت کا اسلام سے کیا تعلق لیکن اس کی روک تھام کی بجائے حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار بذات خود اس میں شریک ہوئے۔ جن میں سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد، سپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو، گورنر پنجاب وغیرہ شامل ہیں۔

ولیمہ ایک اسلامی اور شرعی دعوت ہے۔ جس میں لوگ اپنی بساط کے مطابق خرچ کرتے تھے۔ لیکن حکومت نے یہ کہہ کر پابندی عائد کی کہ اس پر فضول خرچی ہوتی ہے اور بعض لوگ قرض لے کر خرچ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شادی بیاہ پر کھانے پر پابندی لگا دی گئی اور زبردستی اس پر عمل درآمد کرایا گیا۔

بسنت کے بارے میں سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ ہندوانہ تہوار ہے اور

© rasailojaraid.com